امام المناظرین حضرت علامہ
مولانا محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم
[illegible]۔ لاہور۔ پاکستان

هٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ٭ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

یہ ہماری کتاب تمہارے سامنے حق بیان کرتی ہے پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے

تنویر الخواطر

بتحقیق

الحاضر والناظر

ابو زاہد محمد سرفراز خاں صاحب صفدر گکھڑوی کی کتاب
تسوید النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر کا مکمل اور محققانہ جواب اور اس کی
دجالانہ روش کا منصفانہ تعقب و مسئلہ حاضر و ناظر کی عام فہم توضیح

از قلم

امام المناظرین حضرت علامہ مولانا محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ، لاہور، پاکستان

Butt

نام کتاب :- تنویر الخواطر بتحقیق الحاضر والناظر

مصنف :- امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کتابت :- ذاکر حسین باجوہ

اشاعت سوم :- اکتوبر ۱۹۹۱ء

تعداد :- اشاعت اول تا دوم = ۳۰۰۰

اشاعت سوم = ۲۰۰۰

ہدیہ 160

ناشر :- ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ وسن پورہ لاہور ۳۹۰

ملنے کا پتہ

ادارہ اشاعت العلوم جامع مسجد صوفی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

وسن پورہ۔ لاہور

فہرست

ترجمہ :۔ اے شیطان بیشک میرے خاص بندوں پر تیری قدرت نہیں ہے۔

اور سنیے علامہ بغوی اپنی تفسیر معالم التنزیل میں کَذٰلِكَ نُرِیْ اِبْرَاهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے تحت ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔

رُوِیَ عَنْ سُلَیْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَرَی اِبْرَاهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصَرَ رَجُلًا عَلٰی فَاحِشَةٍ فَدَعَا عَلَیْهِ فَهَلَكَ ثُمَّ اَبْصَرَ اٰخَرَ فَدَعَا عَلَیْهِ فَهَلَكَ ثُمَّ اَبْصَرَ[1]

ترجمہ :۔ حضرت سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کو دیکھا تو آپ نے ایک آدمی کو زنا کرتے ہوئے دیکھا اور آپ نے اس کے حق میں بددعا کی وہ ہلاک ہوگیا، پھر دوسرا دیکھا اس پر بددعا کی وہ بھی ہلاک ہوگیا پھر اسی طرح تیسرا دیکھا۔

کیوں جی خان صاحب اللہ تعالیٰ اور ابراہیم علیہ السلام سے بھی زیادہ شرم آپ کے حصے میں کہاں سے آگئی" اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ "کہنے والے سے کوئی خاص رشتہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی کرم نوازیاں اسی کی شان ہے۔

اس کے بعد خان صاحب گکھڑوی لکھتے ہیں :

---

[1] :۔ معالم التنزیل برحاشیہ خازن ص ۱۳۳۔

اعتراض :۔ ایک اور شوریدہ سر اٹھتا ہے اور وہ ولی اور نبی کے کمال کی یہ شرط لکھتا ہے کہ :۔

لَا تَسْتَقِرُّ نُطْفَةٌ فِیْ فَرْجِ اُنْثٰی اِلَّا یَنْظُرُهٗ ذَالِكَ الرَّجُلُ اِلَیْهَا،

ترجمہ :۔ کسی مادہ کی شرمگاہ میں کوئی نطفہ نہیں قرار پکڑتا مگر وہ کامل اس کو دیکھتا ہے۔[1]

جواب :۔ خان صاحب کی یہ بات بھی کوئی دشوار نہیں کہ شوریدہ سر کا تمغہ عبارت کے ناقل کو دیا گیا ہے یا اصل قائل کو، بہر حال ایسی باتیں کرنا یا لکھنا خان صاحب کے نزدیک شوریدہ سروں کا ہی کام ہے۔ طائفہ وہابیہ نجدیہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں گستاخیوں سے باز نہیں آئے بلکہ عین ایمان جانا۔ تو اولیاء کرام کی گستاخی تو ان کے نزدیک کوئی مقام ہی نہیں رکھتی۔ عالِمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نے ٹھیک فرمایا ہے کہ اِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَاشِئْتَ جب حیا نہ رہے جو جی چاہے کہو اور کرو۔ تسویۃ النواظر میں خان صاحب کے فقدان حیا پر کافی ثبوت ہیں کہ ہر جگہ اولیاء کرام کے ارشادات عالیہ کو متنزحین اور مفسرین کرام کے اقوال کو خیالات مردودہ قرار دیتے ہیں اور احادیث کو خواہ مخواہ باطل قرار دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بذات خود ہماری راہنمائی ان بزرگوں کی طرف فرمائی ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

---

[1] :۔ تسویۃ النواظر ص ۴۳۔

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝[1]

ترجمہ :۔ اگر کوئی بات تم نہ جان سکو تو اہلِ ذکر کی طرف رجوع لاؤ۔

سو اگر مفسرین کرام، محدثین عظام، علمائے مجتہدین اور صوفیاء کرام اہلِ ذکر نہیں تو اور کون ہے تو قرآن و حدیث اور دیگر معاملات کے سمجھنے میں ان کی طرف ہی رجوع کرنا چاہیئے اور انہیں کا ساتھ دینا چاہیئے نیز قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ "سچوں کا ساتھ دو۔"

القطب العارف سیدنا عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

فَالْاَدَبُ التَّسْلِيْمُ لِلْاَوْلِيَاءِ فَاِنَّهُمْ صَادِقُوْنَ۔[2]

ترجمہ :۔ پس ادب یہی ہے کہ اولیاء اللہ کے آگے سرِ تسلیم خم کیا جائے کیونکہ یہ ہی لوگ سچے ہیں۔

بلکہ ان کے آگے سرِ تسلیم خم نہ کرنے میں عظیم خطرہ ہے۔

خاتمۃ الفقہاء والمحدثین الشیخ احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی المکی فرماتے ہیں۔

جَاءَ عَنِ الْمَشَائِخِ الْعَارِفِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ الْوَارِثِيْنَ اَنَّهُمْ قَالُوْا اَقَلُّ عُقُوْبَةِ الْمُنْكِرِ عَلَى الصَّالِحِيْنَ اَنْ يُحْرَمَ بَرَكَتَهُمْ قَالُوْا وَيُخْشٰى عَلَيْهِ سُوْءُ الْخَاتِمَةِ وَيَكْفِيْ فِيْ عُقُوْبَةِ الْمُنْكِرِ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ مَنْ اٰذٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ اَيْ اَعْلَمْتُهُ اَنِّيْ مُحَارِبٌ لَهُ وَمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ لَا يُفْلِحُ وَقَدْ

---

[1] پ ۱۴ النحل ع ۶ آیت ۴۳۔ [2] الجواہر والدرر برحاشیہ کتاب الابریز ص۱۰۰۔

قَالَ الْعُلَمَاءُ لَمْ يُحَارِبِ اللّٰهُ عَاصِيًا اِلَّا الْمُنْكِرَ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ وَاٰكِلَ الرِّبٰوا وَكُلٌّ مِّنْهُمَا يُخْشٰى عَلَيْهِ خَشْيَةً قَرِيْبَةً جِدًّا مِّنْ سُوْءِ الْخَاتِمَةِ اِذْ لَا يُحَارِبُ اللّٰهُ اِلَّا كَافِرًا۔[1]

ترجمہ :۔ مشائخ عارفین اور ائمہ وارثین نے فرمایا ہے کہ صالحین کی باتوں کا انکار کرنے والے کے حق میں سب سے کم عقوبت ان کی برکت سے محروم ہونا ہے اور اس کے سوءِ خاتمہ کا ڈر ہے اور اس منکر کی عقوبت کے باب میں نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول کافی ہے کہ جس نے میرے دوست کو ایذا دی میرا اس سے اعلانِ جنگ ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ اعلانِ جنگ کرے وہ کبھی بھی فلاح نہیں پاتا۔ اور علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں جنگ کرتا مگر اولیاء پر انکار کرنے والے اور سود خور سے اور ان دونوں پر ازحد خطرہ ہے کہ ان کا خاتمہ ایمان پر نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں جنگ کرتا مگر کافر سے۔

اللہ تعالیٰ تمام اہلِ اسلام کو اس عقوبت سے بچائے آمین ثم آمین۔ لہٰذا خان صاحب کو اولیاء کرام کی باتوں کو منتر جنتر اور مفسرین اکرام کے اقوال کو مردودہ قرار دیتے وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے اور کاملین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ایک مخصوص معاملہ ہوتا ہے۔

القطب الشعرانی فرماتے ہیں۔ کہ شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتوحاتِ مکیہ کے باب نمبر ۳۰۸ میں لکھا ہے۔

---

[1] فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۸۴، ص ۲۸۵۔

قَدْ كَانَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيْلِيُّ يَقُوْلُ أُوْتِيَ الْأَنْبِيَاءُ اِسْمَ النُّبُوَّةِ وَ أُوْتِيْنَا اللَّقَبَ أَيْ حُجِرَ عَلَيْنَا اِسْمُ النَّبِيِّ مَعَ أَنَّ الْحَقَّ تَعَالٰى يُخْبِرُنَا فِيْ سَرَائِرِنَا بِمَعَانِيْ كَلَامِهٖ وَ كَلَامِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يُسَمّٰى صَاحِبُ هٰذَا الْمَقَامِ أَنْبِيَاءَ الْأَوْلِيَاءِ فَغَايَةُ نُبُوَّتِهِمُ التَّعْرِيْفُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرِيْعَةِ حَتّٰى لَا يُخْطِؤُا فِيْهَا [1]

ترجمہ :۔ شیخ عبدالقادر جیلی کہ فرمایا کرتے تھے انبیاء کو اسم نبوۃ دیا گیا ہے اور ہم کو لقب یعنی روکا گیا ہے ہم پر اسم نبی کا اطلاق باوجود اس کے کہ اللہ تعالےٰ خبر دیتا ہے۔ ہمارے دلوں میں اپنی اور اپنے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے معنوں کی اور اس مقام کے انسان کو انبیاء اولیاء کہا جاتا ہے، پس انتہا ان کی نبوۃ کی جاننا ہے، احکام شریعت کا یہاں تک کہ یہ لوگ نہیں خطا کرتے شریعت کے معاملات میں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کاملین کے اقوال قرآن مجید اور احادیث پاک کے ہرگز خلاف نہیں ہوتے اب خان صاحب کے اصل اعتراض کی حقیقت سُنیئے۔ خان صاحب نے جس کلام کی بنا پر ناقل کو شوریدہ سر کہا۔ اس کے مثل کلمات طیبۃ اجلہ اکابر اُمت کی تصانیف میں پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ سیدی نور الدین ابوالحسن علی شطنوفی اپنی کتاب بہجۃ الاسرار میں اور عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی اپنی کتاب خلاصۃ المفاخر میں اور امام الاحناف علی قاری مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف۔۔۔

[1] :۔ الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۹۔

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور عارف کبیر احد الاقطاب الاربعۃ سیدنا احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اَطْلَعَهٗ عَلٰى غَيْبِهٖ حَتّٰى لَا تَنْبُتَ شَجَرَةٌ وَ لَا تَخْضَرَّ وَرَقَةٌ اِلَّا بِنَظْرِهٖ کہ مردِ کامل کو اللہ تعالےٰ اپنے غیب پر مطلع کرتا ہے یہاں تک کہ کوئی پیڑ نہیں اگتا اور کوئی پتہ نہیں ہریاتا مگر اس کی نظر کے سامنے ولی اللہ صاحب دہلوی لکھتے ہیں۔

فَاضَ عَلَيَّ مِنْ جَنَابِهِ الْقُدْسِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفِيَّةٌ تَرَقَّى الْعَبْدُ مِنْ حَيِّزِهٖ اِلٰى حَيِّزِ الْقُدْسِ فَتَتَجَلّٰى لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ۔

ترجمہ :۔ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کیفیت القا کی گئی جس سے بندہ اپنے مقام سے بارگاہِ قدس تک ترقی کرتا ہے اور اس کے لیے ہر چیز روشن ہو جاتی ہے۔[1]

اب ہم خان صاحب سے پوچھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب تو آپ کے گھر ہی کے منزی ہیں ان کے مشرب سے کھوپڑی بچانے کی کوئی صورت ہے اور سیدنا ذکریا علیہ السلام کے واقعہ سے جو استدلال کیا ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اکتسابی معلومات پر وہبی معلومات کو ہمیشہ ترجیح دیتے ہیں اور پسند فرماتے ہیں۔ لہٰذا آپ کا دلیل طلب کرنا اولیاء اکرام کے مشاہدہ کا منتفی نہیں۔ اس کے بعد خان صاحب نے مرد کی ران کے عورت ہونے اور اس کی طرف نظر کی ممانعت پر بیکار زور لگایا ہے بھلا ران کے عورت ہونے اور اس کی طرف نظر کرنے کی ممانعت میں کسی کو اختلاف ہے۔ لیکن اس سے کاملین کے مشاہدہ کا انتفاء کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمارا دیکھنا اور قسم

[1] :۔ فیوض الحرمین صفحہ ۶۱۔